© rasailojaraid.com

ہندوستان ٹائمز مورخہ ١٠ مئی ۱۹۸۱ء میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ راجیہ سبھا میں مسٹر رام نواس مردھا وزیر امور داخلہ نے ایک خاتون کے سوال کے جواب میں بتایا کہ سالِ گذشتہ یعنی ۱۹۸۰ء میں دو سو بیالیس فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں اور ریاستی حیثیت سے ان کی تفصیل یہ ہے: آندھرا پردیش: ١٢۔ آسام: ١٠۔ بہار: ٣١۔ گجرات: ١٧۔ جموں و کشمیر: ٤۔ کیرالا: ٧۔ مدھیہ پردیش: ٢٥۔ مہاراشٹر: ٢٢۔ منی پور: ١۔ کرناٹک: ٩۔ اڑیسہ: ١۔ راجستھان: ١٦۔ تامل ناڈو: ١٣۔ اترپردیش: ٤٧۔ مغربی بنگال: ٢۔ اور دہلی ٦۔

ان اعداد و شمار کے بعد وزیر موصوف نے ان اقدامات کا تذکرہ کیا ہے جو فرقہ وارانہ فسادات کی روک تھام کے لئے گورنمنٹ کر رہی ہے، اس سلسلہ میں انھوں نے قومی یک جہتی کونسل کو زیادہ موثر اور فعال بنانے کا بھی ذکر کیا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام بھی ضروری ہے اور ہونا چاہیئے، لیکن جرائم کے انسداد کی پہلی شرط یہ ہے کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے، تاکہ لوگوں کو عبرت ہو اور پھر کسی کو اُس جرم کے ارتکاب کا حوصلہ نہ ہو، اسی بناء پر وزیر موصوف کو اپنے بیان میں یہ بھی بتانا چاہیئے تھا کہ (١) ان ٢٤٢ فسادات میں کس فرقہ کے جانی اور مالی نقصانات کتنے ہوئے اور ان نقصانات کا فرقہ وارانہ تناسب کیا ہے؟ (٢) کتنے مجرم گرفتار ہوتے، اور ان کا تناسب فرقہ وارانہ کیا ہے؟ (٣) پھر ان گرفتار شدگان میں کتنے لوگوں کو سزا ہوئی اور کیا ہوئی اور (٤) جو لوگ بے گناہ قتل ہو گئے یا لٹ لٹا کر تباہ و برباد ہو گئے گورنمنٹ نے اُس کی تلافی کس طرح کی، تعجب ہے کہ اگر مسٹر مردھا نے اپنے بیان میں ان سوالات میں سے کسی ایک پر بھی روشنی نہیں ڈالی تو راجیہ سبھا کے کسی ممبر کو بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ان سوالات کو اٹھاتا اور ان کا جواب طلب کرتا۔

افسوس ہے کہ ١٠ جون کو ہندوستان اور پاکستان میں جو گفتگو ہونے والی تھی اسے پاکستان نے ہندوستان کے ایٹمی دھماکہ کی آڑ لے کر ملتوی کر دیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی شروع

© rasailojaraid.com